بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

مرکزی میڈیا آفس

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

ہفتہ، 16ربیع الثانی، 1438ھ | 14/01/2017 | نمبر: 1438 AH/027

پریس ریلیز

غدار ایرانی حکومت کے رکن کی جانب سے بے گھر خواتین کی نس بندی کی تجویز

ایک ڈپٹی صوبائی گورنر نے ایران کے دارالحکومت میں یکم جنوری بروز اتوار کہا کہ تہران کی ان خواتین کو نس بندی کی ترغیب دلائی جائے، جو منشیات پر انحصار کرتی ہیں اور جسم فروشی بھی کرتی ہیں۔ اس نے کہا کہ 20 فیصد سے زائد کو ایڈز ہے جس سے متعدد بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بدکرداری کے علاوہ یہ خواتین مشینوں کی طرح بچے پیدا کرتی ہیں اور چونکہ ان بچوں کا کوئی سرپرست نہیں ہوتا، لہٰذا وہ ان کو بیچ دیتی ہیں۔ اس نے کہا "یہ ایک منصوبہ ہے، ایک حقیقت ہے، ایک رائے ہے جس پر کئی غیر سرکاری تنظیموں اور سماجی اشرافیہ کا اتفاق ہے کہ اگر ایک عورت بیمار ہے، اور یہ کہ وہ ایک جنسی کارکن ہے اور رہنے کے لئے کوئی جگہ بھی نہیں ہے، تو اس کی رضامندی سے اسے بانجھ کیا جانا چاہئے، نہ کہ زبردستی۔ نس بندی ایک منصوبے کے تحت کی جانی چاہیے تاکہ معاشرتی بگاڑ کو روکنے کے لیے بے گھر خواتین کو قائل کیا جائے"۔

حالیہ برسوں میں، تہران میں ایک بحران بڑھ رہا ہے جہاں غریب اور بے گھر خواتین، جو کہ دارالحکومت میں یا اُس کے آس پاس رہتی ہیں، کے ہاں بچے پیدا ہوتے ہیں اور بیچ دیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں کی تعداد میں بچوں کو بھیک مانگنے والا یا پھیری والا بنا دیا جاتا ہے۔ تہران کے باہر کھلی قبروں میں سوئی بے گھر خواتین کی تصاویر نے ایرانی معاشرے کو حیران کر دیا ہے۔ ایرانی صدر حسن روحانی نے 2013 میں ہونے والے صدارتی انتخابی مہم کے دوران ایران میں خواتین کی حیثیت کو بہتر بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے وزارت نسواں قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی اور کہا تھا کہ حکومت کو چاہئے کہ "خواتین کے رتبے کو ہمارے اذہان، معاشرے میں اور بالآخر تمام میدانوں میں بلند کرے۔ میں اس ملک میں خواتین کے مسخ شدہ حقوق کی بحالی کے لئے خواتین کی ایک وزارت قائم کروں گا"۔ اس نے فروری 2016 کو ایک قومی کانفرنس، جسکا عنوان "خواتین، جدت پسندی اور ترقی" تھا، میں کہا تھا کہ "ہمیں خواتین کی موجودگی اور صلاحیتوں میں یقین رکھنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ ہمارے ملک کی خواتین کا مردوں کی طرح سائنس، علم، اقتصادیات، سیاست اور ادب میں کردار ہو سکتا ہے۔"

تہران کی سڑکوں پر بے گھر خواتین اور بچوں کی موجودگی، ایک بار پھر اسلامی دنیا کے حکمرانوں کے جھوٹے وعدوں کا ثبوت ہیں، اور ان میں ایران بھی شامل ہے جو کہ اسلامی قوانین کے مطابق اپنی خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کا دعویدار ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ: اسلامی قانون کے کس شق کے تحت ایک حکومت اپنے ملک کی خواتین سے دستبردار ہو جاتی ہے جو کہ اُن کو سنگین غربت کی زندگی گزارنے، اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے جسم فروشی کا سہارا لینے یا کھلی قبروں میں سونے پر مجبور کرتا ہے؟ اسلامی قانون کا کون سا حصہ معصوم بچوں کو بھیک مانگنے والا بناتا ہے تاکہ وہ بھوکے نہ رہیں؟ اور اسلامی قانون کا کون سا حصہ یہ تجویز کرتا ہے کہ اس کے عوام کی ضروریات کی دیکھ بھال میں ایسی حکومت کی نااہلی کا حل مجروح کن عورتوں کو بانجھ کرنا ہے؟ شرعی قوانین اور ایک صحیح اسلامی حکومت اس سب کو بہت نفرت انگیز نظر سے دیکھتی ہے اور یہ اُس کے لئے ناقابل برداشت ہے کہ اس کی حکمرانی کے تحت ایک بھی بچہ یا عورت بے گھر ہو، بھوکی ہو یا زندہ رہنے کے لئے اپنی عصمت کو فروخت کرے۔ یہ جھوٹی، غدار ایرانی حکومت اور دوسری مسلم حکومتیں صرف اپنے اور اسلام کے دشمنوں کے مفادات کے حصول کے لیے کام کرتی ہیں۔ انہیں اپنی عورتوں اور بچوں کی فلاح و بہبود کی قطعاً کوئی فکر نہیں ہے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ امت مسلمہ کے بچے اور عورتیں سڑکوں پر رہتے ہیں، منشیات استعمال کرتے ہیں، اپنے بچوں کو بیچتی ہیں، جسم فروشی کرتی ہیں یا اسی حکومت کے گرائے ہوئے بموں اور گولیوں سے مر جاتے ہیں۔ یہ صورتحال انتہائی شرمناک ہے کہ یہ حکومتیں اس بات پر خاموش ہیں کہ ان کی عورتیں اور بچے ان بدتر حالات میں رہتے ہیں اور یہ حکمران اُن کو اِن حالات سے نکالنے کے لئے کوئی صحیح اور معقول کاروائی نہیں کرتیں۔ ایسی ریاستیں حقیقی اسلامی ریاست سے ذرہ برابر بھی مشابہت نہیں رکھتیں۔ ایران کی جانب سے اسلام کے نفاذ کا دعویٰ ظاہری بناؤ سنگھار کے سوا کچھ نہیں تاکہ ایک جابر حکومت کے لئے عوامی حمایت حاصل کیا جا سکے۔ وہ صرف اس فکر میں ہیں کہ غیر اسلامی قوانین اور پابندیوں کو نافذ کیا جائے جو کہ عورتوں پر مصائب اور ظلم کو اور بڑھا دیتے ہیں، نہ کہ اُن کے اصلی مسائل سے نمٹیں۔ امت کو ایک حقیقی اسلامی قیادت اور ریاست کی ضرورت ہے جو مسلم خواتین کے وقار کے لئے لڑے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے ہر ایک باشندے کے پاس گھر ہے اور اس کو ضروریاتِ زندگی ایسے میسر ہیں جیسے کہ اسلام نے فرض کیں ہیں۔ یہ ریاست، جو حقیقت میں لوگوں کی سرپرست ہو، صرف اس وقت حقیقت بنے گی جب نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہو گی۔

ٹیلیفون/فیکس: 009611307594 موبائل: 0096171724043
ای میل: ws-cmo@hizb-ut-tahrir.info
حزب التحریر آفیشل ویب سائٹ: http://www.hizb-ut-tahrir.org

(وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ)

"اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں"(الشعراء:227)۔

شعبہ خواتین

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر